سوال

(56)فٹ بال کھیلنا جائز ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے فٹ بال کھیلنا جائز ہے، کیونکہ کہ بہت سے علمائے دین کھیلتے ہیں، اور عمر کہتا ہے کہ فٹ بال کھیلنا مسلمانوں کو جائز نہیں ہے۔ کیوں کہ یہ نصاری کا کھیل ہے۔ اور حدیث میں وارد ہے: ''من تشبہ بقوم فھو منھم،، رواہ ابوداؤد(ابوداؤدکتاب اللباس باب فی لبس الشھرۃ (4031)3/314 وھو حسن صحیح ابوداؤد 2/302) اور ایک حدیث میں ہے کہ ''اِن الیھود والنصاری لا یصبغون فخالفوھم،، (بخاری: کتاب الانبیاء باب ماذکر عن بنی اسرائیل 4/143.صاحب تذکیر الاخوان نے اپنی کتاب میں ان دونوں حدیثوں کے ترجمہ میں کچھ لکھا ہے،اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فٹ بال کھیلنا کسی صورت میں جائز نہیں ہے، کیونکہ زمانہ موجودہ میں مسلمان فٹ بال کھیلنے کی طرف اتنی جھک گئے ہیں کہ دین اور دنیا کچھ خیال نہیں رکھتے اور مشرکوں کی چال اختیار کرتے ہیں۔

عبداللہ مقام ہلائے جانا ضلع دیناجپور

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پہلے اس حدیث کا مطلب واضح کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے،جس سے فٹ بال کو مسلمانوں پر حرام کرنا والا فریق استدلال کرتا ہے۔ علامہ امیر یمانی سبل السلام 4 273 میں حدیث ''من تشبہ بقوم فھو منھم،، کی شرح میں لکھتے ہیں: " والحدیث یدل علی أن من تشبہ بالفساق کان منھم، أو بالکفار أو بالمبتدعۃ فی ای شئ مما یختصون بہ، من ملبوس او مرکوب اوہیئۃ" مطلب یہ ہے کہ: ''اگر کسی مسلمان نے کافر یا بدعتی یا فاسق وفاجر کی مشابہت اختیار کی ایسی چیز میں کہ وہ ان کے ساتھ مخصوص ہو، ان کا شعار اور علامت ہو، اور ان کی امتیازی خصوصیات سے ہو، خواہ وہ چیز لباس وپوشاک کی قسم سے ہو، یا صورت وشکل اور سواری وغیرہ کی قسم سے ہو،،۔ اب اگر وہ چیز غیر مسلم قوم کا دینی اشعار ہے، یا وہ چیز فسق وفجور کی علامت ہے، تو شرعاً حرام اور ناجائز ہے۔ اور اگر وہ چیز غیر مسلم قوم کا محض قومی اور ملکی شعار ہے، تو سیاسی اور تمدنی حیثیت سے اس کا اختیار کرنا مضر اور خلاف مصلحت ہے کیوں کہ ہر ملک وقوم، ملت ومذہب، تہذیب وتمدن کی چند ایسی خصوصیتیں ہوتی ہیں، جو اس ملک وقوم کو دوسروں سے ممتاز رکھتی ہیں اور اس پر قوم وتہذیب کی زندگی انہی امتیازی خصوصیات کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔ اس بنا پر مسلمانوں کو غیر مسلم اقوام کے قومی وملکی ایتازی خصویات وشعار سے پرہیز کرنا چائیے۔

اگر وہ چیزیں ان کی امتیازی خصوصیات سے نہ ہوں، تو ان کو اختیار کرنے میں کوئی حرج اور مضائقہ نہیں ہے، اور یہ مشابہت مذموم نہیں ہوں گی۔ پس اب دیکھنا یہ ہے کہ فٹ بال کی کیا حیثیت ہے؟، یہ تو ظاہر ہے کہ یہ کھیل انگریزوں کی دینی اور مذہبی شعار نہیں ہے، پس شرعی حیثیت سے ناجائز اور ممنوع نہیں کہا جاسکتا۔ اور یہ بھی کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ یہ کھیل انگریزوں کا قومی اور تمدنی ملکی شعار بھی نہیں ہے بلکہ محض ایک طرح کی ورزش اور جسمانی ریاضت ہے جوان کو سوجھی، جیسے: ہمارے ملک میں مختلف قسم کی ورزشیں رائج ہیں

اوروہ فقط ہم کو سوجھی، پس جس طرح ہمارے دیس میں بدن میں چستی پیدا کرنے اور صحت وتندرستی کو برقرار رکھنے اوراس کے بہتر بنانے کی غرض سے ورزش، کسرت اورڈنڈ کی صد ہاقسمیں بنوٹ ،دوڑ، گلی بلا، کشتی ،کلوخ اندازی وغیرہ وغیرہ ۔ اوران کی مباح وجائز ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے ۔اسی طرح ہر وہ کھیل وکسرت جس سے یہ غرض اور مقصد پوراہوتا ہوجائز ومباح ہوگا خواہ اس کے موجد انگریزوں ہوں یافرانسیسی ،جرمن ہوں یا ایٹالین ،امیرکن ہوں یا چینی اورچاپانی ، بلکہ یہ کسرتیں اورورزش اگر جہاد کی تیاری کی جنسیت سے ہوں تو مستحب اورباعث ثواب ہوں گی :" واَعدوالهم ما استطعتم من قوة ،، (الانفال :60)، اورآیت : ''فاضربو فوق الاَعناق واضربوا منهم كل بنان ،، (الانفال :12)اور آنحضورﷺ کے رکانہ کا کوکشتی میں زمین پرگرانے اوربچھاڑنے ،آنحضورﷺ کے سامنے آپ کے حکم سے حضرت سمرہ اورحضرت رافع کی کشتی (جس میں سمرہ نے رافع کوبچھاڑدیا تھا اور کشتی جیت گئے اوراس طرح ان کوجہاد میں شریک ہونے کی اجازت مل گئی تھی) ،آنحضورﷺ کے حکم سے صحابہ کے درمیان گھوڑدوڑ کامقابلہ ،اوراسی قسم کے بعض دوسرے واقعات کوسامنے رکھ کر غور کرو بہرحال فٹ بال ،والی بال ،ہاکی وغیرہ اورورزش کی دوسری قسمیں جائز اورمباح ہیں بشرطیکہ کوئی دوسرا شرعی مانع اورعارض نہ پیدا ہوتا ہو۔ مثلاً : جوابازی ، فرائض دین سے غفلت ،بے ستری وغیرہ۔ غرض یہ کہ جس طرح یورپ کی نئی نئی ایجادات ٹیلی فون ، ٹیلی ویژن ،تاربرقی لاسلکی ،ریڈیو، لاؤڈسپیکر، ریل ،موٹرسائیکل ، مشین گن ،توب ، زہریلی گیس اوراس قسم کی دوسری ایجادات سے صحیح اورجائز استفادہ مباح اور بلاشبہ جائز ہے اوراس کااستعمال واختیار مشابہت مذمومہ نہیں ہے ۔ بالکل اسی طرح ان ورزشوں اور کھیلوں کااختیار کرنا مشابہت بالنصاری نہیں ہے ۔ بلکہ ان چیزوں کے استعمال کوحدیث تشبہ میں داخل کرنا غلو فی الدین ہے اور تحریم حلال ہے جس سے قرآن نے منع فرمایا ہے ۔

اسلام عالمگیر مذہب ہے ہمیشہ باقی اورقائم رہنے والا دین ہے ۔ اس کو ہرملک وقوم کاساتھ دینا ہے ،پس جس طرح غیر مسلم اقوام کی بیہودہ مضر چیزیں جائز نہیں ہوسکتیں، اسی طرح ان کی جائز اورمفید چیزیں ناجائز نہیں ہوسکتیں ۔ نہ تواس کادائرہ بالکل تنگ ہے ،جیساکہ ناسمجھ اورتنگ نظر ولوگوں کاخیال ہے ،اورنہ اس قدروسیع ہے جیساکہ نیچریوں اورملحدوں نے سمجھ رکھا ہے ۔ غرض یہ کہ افراط وتفریط سے الگ رہ کر اسلام کواس کی اصل اوربہتر صورت میں غیروں کے سامنے پش کرناچائیے ۔

کتبہ : عبیداللہ المبارکبوری کفوری المدرس بمدرستہ دارالحدیث الرحمانیہ بدہلی الجواب صحیح احمداللہ سلمہ غفرلہ مدرس مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ دہلی مورخہ 11 رجب1356ھ

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 154

محدث فتویٰ